السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لوگوں کی مسجد توڑ کر سخت آفت میں جان پھنسی ہے، سخت پس وپیش میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ گورستان پر مسجد بنانا اور نماز پڑھنا جائز نہیں، مگر جو ہڈیاں نکلی ہیں، وہ ڈیڑھ برس پہلے کی گورشدہ ہیں، اب اس پر بھی گورستان کا حکم عائد کر کے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ بات قابل غور ہے کہ جس زمانہ میں یہ مسجد بنی تھی، اس وقت ان اطراف میں کوئی مسجد نہیں تھی، اور پہلے لوگ بھی غالباً مشرک تھے۔ لہٰذا ایسی حالت میں بھی وہاں مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد نبوی کی جگہ پہلے مشرکین عرب کا قبرستان تھا، اس لیے صورت مرقومہ میں مسجد بنانا ناجائز نہیں ہے۔ منع نہیں:

شرفیہ: ... یہ قیاس یا استنباط صحیح اس لیے کہ مشرکین کے مردوں کا احترام نہیں، جیسا کہ مشرکین کی لاشوں کو کنویں میں ڈال دیا تھا، کنواں بھی گندے پانی کا تھا۔ متفق علیہ مشکوۃ ص ۳۴۵

اور اہل اسلام کی لاشوں اور مردوں کا احترام ہے ان کے مردے کی ہڈی توڑنے کا اتنا ہی گناہ ہے جیسے زندہ کی۔

اَ ن رسول اَاللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: «کسر عظم المیت ککسرہ حیا» رواہ ابوداؤد واسنادہ علی شرط مسلم وزادہ ابن ماجۃ من حدیث اَم سلمۃ فی الاثم انتہیٰ کذا فی بلوغ المرام ص ۴۰ وعن عمرو بن حزم قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکیا علی قبر فقال لا توذِ صاحب ھذا القبر الحدیث رواہ اَحمد مشکوۃ ص ۱۴۹))

قال الحافظ فی الفتح اسنادہ صحیح کذا فی تنفیع الرواۃ ص ۳۳۳

پس اہل اسلام کی قبروں کو کھود کر ہڈیاں نکال کر مسجد بنانا قطعاً ممنوع ہے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی، فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۲۶۴)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02